

## اَجُوف (حصہ اول)

۱: ۱ سبق نمبر ۶۳ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے عین کلمہ کی جگہ کوئی حرف علت (و/ی) آجائے تو اسے اجوف کہتے ہیں۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ عین کلمہ کی جگہ اگر ”و“ ہو تو اسے اجوف واوی اور اگر ”ی“ ہو تو اسے اجوف یائی کہتے ہیں۔ اس سبق میں ان شاء اللہ ہم اجوف میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

۲: ۱ اجوف کا قاعدہ نمبر ۱ یہ ہے کہ حرف علت (و/ی) اگر متحرک ہو اور اس کے ماقبل فتح (زبر) ہو تو حرف علت کو الف میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے قَوْل سے قَالَ یَبِيعُ سے بَاعَ نَبِيلَ سے نَالَ خَوْفٌ سے خَافٌ اور طَوْلٌ سے طَالَ وغیرہ۔

۳: ۱ اجوف کا قاعدہ نمبر ۲ یہ ہے کہ حرف علت (و/ی) اگر متحرک ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو حرف علت اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے خود حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے، جیسے خَوْفٌ (س) کا مضارع یَخْوَفُ بنتا ہے۔ اس میں حرف علت متحرک اور ماقبل ساکن ہے اس لئے پہلے یہ یَخْوَفُ ہو گا اور پھر یَخَافُ ہو جائے گا۔ اسی طرح قَوْلٌ (ن) کا مضارع یَقْوُلُ سے یَقْوُلُ ہو گا اور یَقْوُلُ ہی رہے گا جبکہ یَبِيعُ (ض) کا مضارع یَبِيعُ سے یَبِيعُ ہو گا اور یَبِيعُ ہی رہے گا۔

۴: ۱ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (الف) یہ ہے کہ اجوف کے عین کلمہ کے بعد والے حرف پر اگر علامت سکون ہو، ساکن ہونے کی وجہ سے یا مجزوم ہونے کی وجہ سے، تو دونوں صورتوں میں عین کلمہ کا تبدیل شدہ و/ی گر جاتا ہے۔ اس کے بعد فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے تحت کرتے ہیں۔

۵: ۱ اجوف کا قاعدہ نمبر ۳ (ب) یہ ہے کہ و/ی کرنے کے بعد فاکلمہ پر غور کرتے ہیں۔ اگر وہ اصلاً ساکن تھا اور قاعدہ نمبر ۳ کے تحت انتقال حرکت کی وجہ سے

متحرک ہوا ہے تو اس کی حرکت برقرار رہے گی۔ لیکن اگر فاکلمہ اصلاً مفتوح تھا تو اس کی فتح کو ضمہ یا کسرہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کا اصول یہ ہے کہ اس فعل کا مضارع اگر مضموم العین (باب نصر و کرم) ہے تو ضمہ دیتے ہیں ورنہ کسرہ۔ اب آپ اس قاعدہ کو چند مثالوں کی مدد سے ذہن نشین کر لیں۔

۶ : اے پہلے ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں انتقال حرکت ہوتی ہے۔ خَوْفَ (س) کے مضارع کی اصلی شکل يَخْوَفُ بنتی ہے۔ جب گردان کرتے ہوئے ہم جمع مونث غائبہ کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصل شکل يَخْوَفْنَ ہوگی اب صورتحال یہ ہے کہ حرف علت متحرک ہے اور ما قبل ساکن ہے اس لئے یہ اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے خود الف میں تبدیل ہو جائے گا تو شکل يَخَافْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے اس لئے قاعدہ ۳ (الف) کے تحت الف گر جائے گا۔ قاعدہ ۳ (ب) کے تحت فاکلمہ چونکہ اصلاً ساکن تھا اور اس کی حرکت منتقل شدہ ہے اس لئے وہ برقرار رہے گی۔ اس طرح استعمالی شکل يَخْفَنَ ہوگی۔ اسی طرح قَوْلَ (ن) سے يَقُولُنَّ پہلے يَقُولْنَ اور پھر يَقُولْنَ ہو گا جبکہ بَيْعَ (ض) سے يَبِيعُنَّ پہلے يَبِيعُنَّ اور پھر يَبِيعُنَّ ہو گا۔

۷ : اے اب ہم وہ مثالیں لیتے ہیں جہاں فاکلمہ اصلاً مفتوح ہوتا ہے۔ خَوْفَ (س) سے ماضی کی گردان کرتے ہوئے جب ہم جمع مونث غائبہ کے صیغہ پر پہنچیں گے تو اس کی اصلی شکل خَوْفْنَ ہوگی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ حرف علت متحرک ہے اور اس کے ما قبل فتح ہے اس لئے واو تبدیل ہو کر الف بنے گا تو شکل خَافْنَ ہو جائے گی۔ اب لام کلمہ پر علامت سکون ہے۔ اس لئے قاعدہ ۳ (الف) کے تحت الف گر جائے گا۔ پھر قاعدہ ۳ (ب) کے تحت ہم نے دیکھا کہ فاکلمہ اصلاً مفتوح ہے اس لئے اس کی فتح کو ضمہ یا کسرہ میں بدلنا ہے۔ چونکہ اس کا مضارع مضموم العین نہیں ہے اس لئے فتح کو کسرہ میں تبدیل کریں گے تو استعمالی شکل خِيفْنَ ہوگی۔ اسی طرح قَوْلَ (ن) سے قَوْلُنَّ پہلے قَالْنَ اور پھر قَالْنَ ہو گا جبکہ بَيْعَ (ض) سے بِيعُنَّ پہلے بَاعُنَّ اور پھر

بَعْنُ ہوگا۔

۸ : ۱۷ انتقال حرکت والے قاعدہ نمبر ۲ کے اشتقاق کی فہرست ذرا طویل ہے۔  
آپ کو انہیں یاد کرنا ہوگا۔

(۱) اسم الآلہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں جیسے مَكِيَانٌ (تاپنے کا آلہ) وَمِنَوَانٌ (کپڑے بننے کی کھدی) وَمَغْوَانٌ (کدال) وَمُضَيِّدَةٌ (پھندا) وغیرہ بغیر تبدیلی کے اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) اسم التفصیل بھی اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے أَقْوَمٌ (زیادہ پائیدار) أَظْيَبٌ (زیادہ پاکیزہ) وغیرہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

(۳) الوان و عیوب کے مذکر کا وزن أَفْعَلٌ بھی مستثنیٰ ہے جیسے أَسْوَدٌ، أَيْضٌ، أَحْوَرٌ (۳) الوان و عیوب کے مزید فیہ کے ابواب بھی مستثنیٰ ہیں جو ابھی آپ نے نہیں پڑھے ہیں جسے أَسْوَدٌ يَسْوَدُ (سیاہ ہو جانا) أَيْضٌ يَبْيِضُ (سفید ہو جانا) وغیرہ۔

(۵) فعل تعجب (جو ابھی آپ نے نہیں پڑھے) بھی مستثنیٰ ہیں جیسے مَا أَظْوَلُهُ يَا أَظْوَلُ (وہ کتنا لبا ہے) مَا أَظْيَبُهُ يَا أَظْيَبُ (وہ کتنا پاکیزہ ہے) وغیرہ۔

### مشق نمبر ۶۹

مندرجہ ذیل مادوں سے ماضی معروف اور مضارع معروف میں اصلی شکل اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرف کبیر کریں۔

۱- قول (ن) ۲- بی ع (ض) ۳- خ وف (س)

## اجوف (حصہ دوم)

۱ : ۷۲ گزشتہ سبق میں ہم نے اجوف کے کچھ قواعد سمجھ کر صرف کبیر پر ان کی مشق کر لی۔ اس سبق میں اب ہم صرف صغیر کے حوالہ سے کچھ باتیں سمجھیں گے۔ اس کے علاوہ محدود دائرہ کار والے کچھ مزید قواعد کا مطالعہ بھی کریں گے۔

۲ : ۷۲ اجوف سے فعل امر بنانے کے لئے کسی نئے قاعدہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ گزشتہ سبق کے دوسرے اور تیسرے قاعدہ کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً يَخَافُ (يَخَوْفُ) سے فعل امر کی اصلی شکل اِخْوَفُ بنتی ہے۔ دوسرے قاعدہ کے تحت ”و“ اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کر کے الف میں تبدیل ہو گا اور فاکلمہ متحرک ہو جانے کی وجہ سے همزة الوصل کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اس طرح یہ خَافُ ہو جائے گا۔ پھر قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت الف گرے گا اور قاعدہ نمبر ۳ (ب) کے تحت فاکلمہ پر منتقل شدہ حرکت برقرار رہے گی۔ چنانچہ فعل امر خَافُ بنے گا۔ اسی طرح يَقُولُ (يَقْوُلُ) کا فعل امر اَقْوُلُ سے قَوْلُنْ اور پھر قُلْ ہو گا، جبکہ يَبِيعُ (يَبِيعُ) کا فعل امر اَبِيعُ سے بَيْعُ اور پھر بَيْعُ ہو گا۔

۳ : ۷۲ ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کے لئے اس کے وزن فَاعِلٌ کے عین کلمہ پر آنے والے حرف علت (و ای) کو ہمزہ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ جیسے خَافُ کا اسم الفاعل خَاوِفٌ کی بجائے خَائِفٌ، بَاعَ کا بَائِعٌ کی بجائے بَائِعٌ اور قَالَ کا قَاوِلٌ کی بجائے قَائِلٌ ہو گا۔ نوٹ کر لیں کہ فَاعِلٌ کا وزن ثلاثی مجرد کا ہے اس لئے یہ قاعدہ صرف ثلاثی مجرد میں استعمال ہوتا ہے۔

۴ : ۷۲ اجوف کے اسم المفعول کا مطالعہ ہم دو حصوں میں کریں گے یعنی پہلے اجوف واوی کا اور پھر اجوف یائی کا۔ اجوف واوی سے اسم المفعول بنانے کے لئے بھی گزشتہ قواعد ہی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً قَالَ کا اسم المفعول ”مَفْعُولٌ“ کے وزن پر اصلاً ”مَفْعُوْلٌ“ ہو گا۔ اب ”و“ اپنی حرکت ماقبل کو منتقل کرے گا اور اس

کے مابعد حرف ساکن ہے اس لئے وہ گر جائے۔ اس طرح وہ مَقُولٌ بنے گا۔ یاد کرنے میں آسانی کی غرض سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اجوف واوی کا اسم المفعول ”مَفْعُولٌ“ کے بجائے ”مَقُولٌ“ کے وزن پر آتا ہے۔

۵ : ۷۲ اجوف یائی کا اسم المفعول خلاف قاعدہ ”مَفْعِيلٌ“ کے وزن پر آتا ہے اور صحیح وزن یعنی ”مَفْعُولٌ“ پر بھی آتا ہے۔ اکثر الفاظ کا اسم المفعول دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً بَاعَ کا اسم المفعول مَبِيعٌ اور مَبْيُوعٌ دونوں درست ہیں۔ اسی طرح عَبَّ کا مَعْبِيْتُ اور مَعْبُوتٌ دونوں درست ہیں۔ البتہ بعض مادوں سے اسم المفعول صرف مَفْعِيلٌ کے وزن پر ہی آتا ہے جیسے شَادَ سے مَشْيِدٌ (مضبوط کیا ہوا) کَالَ سے مَكْيِلٌ (ناپا ہوا) وغیرہ۔

۶ : ۷۲ اجوف کے ایک قاعدہ کا زیادہ تر اطلاق ماضی مجہول میں ہوتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ حرف علت (وری) اگر کمزور ہے اور اس کے ماقبل ضمّہ ہو تو ضمّہ کو کسرہ میں بدل کر حرف علت کو ”ی“ ساکن میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مثلاً قَالَ کا ماضی مجہول اصلاً قَوْلٌ ہو گا اور بَاعَ کا ماضی مجہول اصلاً بَيْعٌ ہو گا۔ ان دونوں میں حرف علت کمزور ہے اور ماقبل ضمہ ہے اس لئے ضمہ کو کسرہ میں اور حرف علت کو یائے ساکن میں تبدیل کریں گے تو یہ قِيلَ اور بَيْعٌ ہو جائیں گے۔ یاد کرنے میں آسانی کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اجوف کا ماضی مجہول زیادہ تر ”فَيْلٌ“ کے وزن پر آتا ہے۔ البتہ اجوف کے مضارع مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہی ہوتی ہے۔

۷ : ۷۲ ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک لفظ میں دو حروف علت ”وری“ یکجا ہو جائیں اور ان میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ”و“ کو ”ی“ میں تبدیل کر کے ان کا ادغام کر دیتے ہیں۔ اس قاعدہ کے مطابق ”فَيْعِلٌ“ کے وزن پر آنے والے اجوف واوی کے بعض اسماء میں تبدیلی ہوتی ہے مثلاً سَاءَ (سَوَاءٌ) سے فَيْعِلٌ کے وزن پر سَيَوِيٌّ بنتا ہے پھر اس قاعدہ کے مطابق سَيِيٌّ (برائی) ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سَادَ (سَوَدٌ) سے سَيَوِيٌّ پھر سَيِدٌ (سردار) اور مَاتَ (مَوْتٌ) سے مَيَوِيٌّ پھر

مَیِّتٌ (مردہ) ہوگا۔ جبکہ اجوف یائی میں چونکہ عین کلمہ ”ی“ ہوتا ہے اس لئے ”فیعِلٌ“ کے وزن پر آنے والے الفاظ میں تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوتی صرف ادغام ہوتا ہے۔ مثلاً طَابَ (طَیْبٌ) سے طَیْبٌ پھر طَیَّبٌ لَانَ (لَیْنٌ) سے لَیْنٌ پھر لَیِّنٌ (نرم) اور بَانَ (بَیْنٌ) سے بَیْنٌ پھر بَیِّنٌ (واضح) ہوگا۔

### مشق نمبر ۷۰

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی شکل اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں۔

۱- ق ول (ن) ۲- ب ی ع (ض) ۳- خ وف (س)

### ضروری ہدایت

اب وقت ہے کہ مشق نمبر ۵۶ (ب) کے آخر میں دی گئی ہدایت کا آپ دوبارہ مطالعہ کریں۔

## اجوف (حصہ سوم)

۱ : ۷۳ اس سبق میں اب ہمیں اجوف میں ہونے والی تبدیلیوں کو ابواب مزید فیہ کے حوالے سے سمجھنا ہے۔ اس ضمن میں پہلی بات یہ نوٹ کر لیں کہ اجوف کی تبدیلیاں مزید فیہ کے صرف ایسے چار ابواب میں ہوتی ہیں جن کے شروع میں ہمزہ آتا ہے یعنی افعال، افعال اور استفعال۔ جبکہ بقیہ چار ابواب یعنی تفعیل، مفاعلہ، تفاعل اور تفاعل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور ان میں اجوف اپنے صحیح وزن کے مطابق ہی استعمال ہوتا ہے۔

۲ : ۷۳ دوسری بات یہ نوٹ کر لیں کہ اجوف کے قاعدہ نمبر ۳ (ب) کا اطلاق ابواب مزید فیہ پر نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مزید فیہ کے لام کلمہ پر اگر علامت سکون ہوگی تو قاعدہ نمبر ۳ (الف) کے تحت عین کلمہ کی اور ی تو گرے گی لیکن اس کے ماقبل کی حرکت برقرار رہے گی اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

۳ : ۷۳ مزید فیہ کے جن چار ابواب میں تبدیلی نہیں ہوتی ان کا اسم الفاعل اپنے صحیح وزن کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔ اور جن چار ابواب میں تبدیلی ہوتی ہے اس میں گزشتہ قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً ض ی ع باب افعال میں اَضَاعَ (أَضِيعُ) يُضِيعُ (يُضِيعُ) (ضائع کرنا) ہوگا۔ اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُضِيعٌ بنتی ہے۔ اب دوسرے قاعدے کے تحت ”ی“ کی حرکت ماقبل کو منتقل ہوگی اور کسرہ کے مناسب ہونے کی وجہ سے ”ی“ برقرار رہے گی۔ اس طرح یہ مُضِيعٌ ہو جائے گا۔ اسی طرح خ و ن باب افعال میں اِخْتَانَ (اِخْتَوْنَ) يَخْتَانُ (يَخْتَوْنَ) (خیانت کرنا) ہوگا۔ اس کے اسم الفاعل کی اصلی شکل مُخْتَوٌّ بنتی ہے۔ اب پہلے قاعدے کے تحت واو تبدیل ہو کر الف بنے گی تو یہ مُخْتَانَ ہو جائے گا۔

۴ : ۳ مزید فیہ کے جن چار ابواب میں تبدیلی ہوتی ہے۔ ان کے مصدر میں تبدیلی دو طرح سے ہوتی ہے۔ باب افعال اور استفعال کے مصدر میں تبدیلی کا طریقہ الگ ہے جبکہ افعال اور افعال کا طریقہ الگ ہے۔

۵ : ۳ باب افعال اور استفعال کے مصدر میں تبدیلی اصلاً تو گزشتہ قواعد کے تحت ہی ہوتی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں دو الف یکجا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایک الف کو گرا کر آخر میں ”ة“ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً اَصْنَعُ یَصْنَعُ کا مصدر اصلاً اَصْنِیَاعٌ ہو گا۔ اب ”ی“ اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے الف میں تبدیل ہوگی تو لفظ اَصْنِیَاعٌ بنے گا۔ پھر ایک الف کو گرا کر آخر میں ”ة“ کا اضافہ کریں گے تو اِصْنَاعَةٌ استعمال ہو گا۔ اسی طرح سے اِعَانَةٌ اِجَابَةٌ وغیرہ ہیں۔ ایسے ہی باب استفعال میں اِسْتَعَانَ یَسْتَعِينُ کا مصدر اصلاً اِسْتِعْوَانٌ ہو گا جو پہلے اِسْتِعَاانٌ اور پھر اِسْتِعَانَةٌ ہو گا۔

۶ : ۳ باب افعال اور افعال کے مصدر میں اجوف واوی کی ”و“ تبدیل ہو کر ”ی“ بن جاتی ہے۔ مثلاً اِخْتَانَ یَخْتَانُ کا مصدر اصلاً اِخْتِوَانٌ ہو گا جو اِخْتِیَانٌ بن جائے گا۔ جبکہ غی ب افعال میں اِغْتَابَ یَغْتَابُ (غیبت کرنا) ہو گا۔ اس کا مصدر اصلاً اِغْتِیَابٌ ہو گا اور اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسی طرح استعمال ہو گا کیونکہ اس آنے والے افعال لازم ہوتے ہیں۔

۷ : ۳ گزشتہ سبق میں ہم نے پڑھا تھا کہ اجوف کا ماضی مجہول زیادہ تر ”فِیْلٌ“ کے وزن پر آتا ہے۔ اب یہ بات نوٹ کر لیں کہ مذکورہ قاعدہ اجوف کے ثلاثی مجرد اور باب افعال کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ باب افعال اور استفعال کے ماضی مجہول میں تبدیلی گزشتہ قواعد کے مطابق ہوتی ہے۔ اور باب افعال سے مجہول نہیں آتا کیونکہ اس سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔

۸ : ۳ اجوف میں گنتی کے چند افعال ایسے ہیں جو باب استفعال میں تبدیل شدہ



شکل کے بجائے اپنی اصلی شکل میں ہی استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک فعل  
 اِسْتَصَوَّبَ يَسْتَصَوِّبُ اِسْتَصَوَّبَا (کسی معاملہ کی منظوری چاہنا) ہے۔ قاعدہ کے  
 مطابق اسے اِسْتَصَابَ يَسْتَصِيبُ اِسْتَصَابَةٌ ہونا چاہئے۔ اس کو اس طرح استعمال  
 کرنا اگرچہ جائز تو ہے تاہم زیادہ تر یہ اصلی شکل میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح  
 ایک اور فعل اِسْتَحْوَذَ يَسْتَحْوِذُ اِسْتَحْوَذَا (کسی سوچ پر قابو پالینا، غالب آجانا)  
 ہے۔ یہ بھی تبدیلی کے بغیر استعمال ہوتا ہے اور قرآن کریم میں بھی اسی طرح استعمال  
 ہوا ہے۔

### ذخیرۃ الفاظ

|   |   |
|---|---|
| صَوَّبَ (ض) صَيَّبًا صَيَّبَاتًا = ضائع ہونا<br>(افعال) = ضائع کرنا   | عَوَّذَ (ن) عَوَّذًا = کسی کی پناہ میں آنا<br>(افعال) = کسی کو کسی کی پناہ میں دینا<br>تفہیل = کسی کو پناہ دینا<br>(استعمال) = کسی کی پناہ مانگنا |
| تَوَبَّ (ن) تَوَبَّاتًا تَوَبَّاتٌ = ایک حالت سے<br>دوسری حالت کی طرف لوٹنا<br>تَابَ اِلَى = بندے کا اللہ کی طرف لوٹنا، توبہ کرنا<br>تَابَ عَلَيَّ = اللہ کی رحمت کا بندے کی طرف<br>لوٹنا، توبہ قبول کرنا | رَوَّذَ (ن) رَوَّذًا = کسی چیز کی طلب میں گھومنا<br>(افعال) = قصد کرنا، ارادہ کرنا  |
| تَوَبَّ (ن) تَوَبَّاتًا = کسی چیز کا اپنی اصلی حالت کی<br>طرف لوٹنا   | صَوَّبَ (ن) صَوَّبَاتًا = اوپر سے اترنا<br>(ض) صَيَّبَاتًا = نشانہ پر لگنا<br>(افعال) = ٹھیک نشانہ پر لگنا  |
| تَوَابَّ = بدلہ، عمل کی جزا جو عمل کرنے والے<br>کی طرف لوٹتی ہے   | جَوَّبَ (ن) جَوَّبَاتًا = کاٹنا، جواب دینا<br>(افعال) = بات مان لینا  |
| زَيَّدَ (ض) زَيْدًا زَيْدَاتٌ = بڑھانا، زیادہ ہونا<br>بڑھانا، زیادہ کرنا  | ذَوَّقَ (ن) ذَوَّقَاتًا = چکھنا<br>(افعال) = چکھانا   |
| جَوَّعَ (ن) جَوَّعَاتًا = بھوکا ہونا  |   |

### مشق نمبر ۷۱ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے ساتھ دیئے گئے ابواب میں اصلی شکل اور تبدیل شدہ شکل دونوں کی صرف صغیر کریں۔  
۱۔ روود (افعال) ۲۔ رب (افعال) ۳۔ جوب (استفعال)

### مشق نمبر ۷۱ (ب)

مندرجہ ذیل عبارتوں کا ترجمہ کریں۔

(۱) فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا (۲) مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا (۳)  
أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (۴) وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ (۵)  
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي (۶) وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ (۷) وَإِن تَصِيبْكُمُ سَيِّئَةٌ  
يَفْرَحُوا بِهَا (۸) تَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ - وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ (۹) قَالَ إِنِّي  
تَبْتُ الْآنَ (۱۰) ثُمَّ نَذَيْتُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ (۱۱) وَإِن يَرُدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ  
لِفَضْلِهِ (۱۲) فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ (۱۳) فَكَفَّرَتْ  
بِأَنْعَمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ (۱۴) رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (۱۵)  
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ (۱۶) ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ (۱۷) إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ (۱۸) مَا  
أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (۱۹) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ  
عَامِلٍ مِّنْكُمْ

### مشق نمبر ۷۱ (ج)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم 'ماہ' باب اور صیغہ بتائیں۔

(۱) أَعُوذُ (۲) مَثَابَةً (۳) فَلْيَسْتَجِيبُوا (۴) أُعِيذُ (۵) تَبْتُ (۶) نَذَيْتُ  
(۷) إِن يَرُدْ (۸) زَادُ (۹) تَوْبُوا (۱۰) مُّجِيبٌ (۱۱) أَذَاقُ (۱۲) زِدْ  
(۱۳) فَاسْتَعِذْ (۱۴) ذُقْ (۱۵) مُّصِيبَةٍ (۱۶) أُضِيعُ